نام کتاب:.......................... **ضیائے حق**

مرتب:............................. مولانا محبوب احمد مصباحی

سن اشاعت:....................... ۲۰۲۰ء

کمپوزنگ:.......................... محمد قاسم ندوا سرائے گھوسی مئو

تعداد بار اول:...................... گیارہ سو

قیمت:............................. روپئے

☆ ملنے کے پتے ☆

☆ مدرسہ عربیہ مخزن العلوم:..................... دھنوتی دھورا بلیا

☆ مدرسہ نور العلوم معین الاسلام............... رتسر بلیا

☆ قاری بک ڈپو................................ رتسر بلیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ الاتِمَّان الْاَکْمَلَان عَلٰی سَیّدِالْعَرَب وَ العَجَمْ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ الَّذِین مَعادنِ الْاَمنِ وَالھِدَایۃِ لِلْاُمَمْ. اما بعد.

بلا شک وشبہ پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی عطاء سے غیب داں ہیں اس کے ثبوت میں بہت سی آیات بینات قرآن پاک کے اندر موجود ہیں۔ جیسے

(۱) **ماَ کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ. یَجْتَبِی مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَشَآءُ** (آل عمران) اللہ کی شان یہ نہیں ہے کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے۔ ہاں چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ (ترجمہ رضویہ)

(۲) **عٰلِمُ الغَیْبِ فَلاَ یُظْھِرُ عَلٰی غَیبِہٖ احَداً اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُولٍ** (سورہ جن). غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

(۳) **وَماَ ھُوَ عَلیَ الغَیْبِ بِضَنِیْن** (سورہ تکویر) اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

(۴) **وَ عَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمْ ج وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہ عَلَیْکَ عظیماً** (سورہ نساء) اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

اگر ایمان کی نگاہ سے قرآن کا مطالعہ کیا جائے تو غیب کے ثبوت میں اس قسم

کی بہت ساری آیتیں ملیں گی مگر انھیں پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔

ماننے والوں کے لئے یہ دلائل کافی ہیں ورنہ جنکے لئے **ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم و علی ابصارھم غشاوۃ** کی آیت اتر چکی ہے ان کیلئے دفتر کا دفتر پیش کر دیا جائے اور دلائل کا انبار لگا دیا جائے تو سب انکے لئے بیکار ہے۔

تعصب پرستی سے ہٹ کر سنجیدگی کیساتھ اس کتاب کو پڑھیں انشاءاللہ تعالی یہ کتاب علم غیب مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ثبوت میں بہت مفید ثابت ہوگی۔

پروردگار عالم اس کتاب کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت کی توفیق عطاء فرمائے اور اس کتاب کے صدقے میں میرے والدین کریمین کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے۔آمین **بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم.**

طالب دعا۔

محبوب احمد مصباحی جمال پور گھوسی مئو

تقریظ

حضرت مولانا محمد ابوالحسن قادری مصباحی

استاذ و مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو

اہل سنت و جماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ سرکار اعظم نور مجسم فخر دو عالم ﷺ اللہ تعالی کی عطا سے غیب کے عالم ہیں یہی عقیدہ صحابہ کرام و تابعین عظام سے لے کر آج تک متواتر ہے اس کی حقیقت پر قرآن کریم کی متعدد آیتیں اور رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی سیکڑوں حدیثیں شاہد عدل ہیں مگر دور حاضر کے کورچشم گستاخانِ خدا اور رسول وہابی، دیوبندی، ندوی، تبلیغی، مودودی اپنی خباثت باطنی کی وجہ سرکار عالم ﷺ کے عالم غیب ہونے کے منکر ہیں انکا عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ سرور دو عالم ﷺ کو اپنی پیٹھ پیچھے کی بھی خبر نہیں۔ اپنے اس ایمان سوز عقیدے کو اونچے پیمانے پر پھیلا رہے ہیں بہت سے سیدھے سادھے مسلمانوں کو اپنے اس طرح کے باطل افکار و عقائد کا

قائل کر کے اپنا ہمنوا بنا رہے ہیں۔ ایسی صورت میں ضرورت ہے کہ اہل سنت و جماعت کے عقائد حقہ صحیحہ پر مشتمل رسائل ولٹریچر ترتیب دے کر منظر عام پر لائے جائیں تاکہ مسلمان مذکورہ فرق باطلہ کے مکروفریب سے بچ سکیں۔

زیرنظر کتاب ''ضیائے حق'' علم غیب مصطفیٰ ﷺ کے ثبوت پر مشتمل قابل قدر کتاب ہے اس کو محترم ومکرم مولانا محبوب احمد صاحب جمال پور گھوسی ضلع مئو نے مرتب فرمایا ہے موصوف نے اس میں علم غیب کے ثبوت پر قرآن کریم واحادیث رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے شواہد ودلائل کا انبار لگا کر دن کے اجالوں کی طرح یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ بعطائے الٰہی سرکار رسالت پناہی کو غیب کا علم حاصل ہے خواہ غیوب خمسہ کا علم ہو یا اس کے علاوہ مغیبات خفیہ ہر ایک سرکار اقدس ﷺ پر روشن ہے۔

یہ کتاب اپنی گوناگوں خوبیوں کے سبب عوام وخواص سب کے لئے مفید ہے دعا گوہوں کہ اللہ تعالیٰ مصنف کے علم وعمر وعزت میں برکتیں عطا فرمائے اوران کی اس تحریری کاوش کو قبول فرمائے۔ **آمین بجاہ حبیبہ سیدنا النبی الا مین صلی اللہ علیہ و علی آلہ و صحبہ اجمعین.**

محمد ابوالحسن قادری مصباحی غفرلہ القوی

۷رشعبان المعظم ۱۴۲۳ھ

خادم افتا طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد:

علم غیب کے متعلق جب ہمارا حریف زبان وقلم سے ہم پر سوالات کی بوچھار کرتا ہے تو سامعین وقارئین کو یہ ذہن دیتا ہے کہ ہم اہلسنت آقائنات کو عالم الغیب بایں معنی مانتے ہیں کہ الغیب کا الف لام استغراقی وہی ہے جو علم باری وعلوم الٰہی کے بیان واظہار میں لفظ الغیب پر داخل ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

ہم خدا کو عالم الغیب کہتے ہیں اور مصطفیٰ کو عالم غیب اب اگر عالم الغیب کی بنیاد پر ہمارا رد کیا جائے تو وہ ہمارا رد وابطال نہیں بلکہ کسی فرضی عقیدے کی تردید ہے جب وہ ہم پر الزام و بہتان ہے جو ہمارا عقیدہ نہیں تو ہمارا رد کیسے ہوا۔

علم غیب کے متعلق چند اصول یاد رکھیں:

(۱) خدا کا علم ذاتی ہے مصطفیٰ کا عطائی ہے۔

(۲) خدا عالم الغیب ہے اور مصطفیٰ عالم غیب ہیں۔

(۳) خدا نے علوم غیبیہ عطا فرمایا اور سرکار نے لیا۔

(۴) چھوٹا بڑے کے علم کونہیں گھیر سکتا البتہ بڑا اپنے سے چھوٹے کے علم کا احاطہ رکھتا ہے۔

(۵) نبی اپنی امت سے صرف علم ہی میں ممتاز نہیں ہوتا بلکہ عمل میں بھی منفرد ہوتا ہے۔

(۶) نبی کے علوم دفعتہً واحدۃً نہیں بلکہ تدریجاً ہیں۔

(۷) جہاں کہیں علم غیب کا انکار ہے تو اس سے مراد علم غیب ذاتی ہے۔

(۸) مخلوق کا علم محدود و متناہی ہوتا ہے خدا کا علم غیر محدود اور غیر متناہی ہے

"**لا حدَّ له و لا نِهایه له**"۔

خدا اور مخلوق خدا کے علم میں فرق:

خدا کا علم ذاتی اور مخلوق کا عطائی اللہ کا علم واجب لذاتہ اور مخلوق کا علم ممکن، اللہ کا علم ازلی سرمدی قدیم حقیقی ہے اور مخلوق کا علم حادث، اللہ کا علم غیر مخلوق اور مخلوق کا علم مخلوق، اللہ کا علم غیر مقدور اور مخلوق کا علم مقدور، اللہ کا علم واجب البقا اور مخلوق کا علم جائز الفنا، اللہ کا ممتنع التغیر اور مخلوق کا علم ممکن التبدل اتنے فرق کے باوجود بھی اگر کوئی خدا اور اس کے رسول کے درمیان مساوات اور برابری کا گمان کرتا ہے تو یہ اس کی زبردست جہالت ہے۔

آپ حضرات! حضرات امام عیاض علیہ الرحمہ کے فرمان کو پڑھئے خود بخود حق آشکار ہو جائے گا حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جاننا چاہئے کہ اللہ جل مجدہ کو اپنی عظمت، کبریائی، بادشاہی، اسمائے حسنٰی اور صفات عالیہ میں مخلوق کے ساتھ

کوئی مشابہت نہیں ہے اور نہ مخلوق کا کوئی فرد اس کے مشابہ ہوسکتا ہے جن الفاظ کا اطلاق شریعت مطہرہ میں خالق اور مخلوق دونوں پر ہوا ہے حقیقت میں مشابہت وہاں بھی مطلقاً نہیں ہے کیونکہ ذات قدیم کی صفات اور مخلوق کی صفات بالکل مختلف ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات اور مخلوق کی ذات میں کوئی مماثلت یا مشابہت نہیں اسی طرح اللہ رب العزت کی صفات اور مخلوق کی صفات میں کوئی مماثلت یا مشابہت نہیں ہے کیونکہ مخلوق کی صفات کو عرض وغرض سے جدائی نہیں جب کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان سے پاک اور منزہ ہے کیونکہ علاوہ بریں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور صفات اس کی ذات سے جدا نہیں اور نہ جدا ہوسکتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ’’ لَیسَ کَمِثْلِہ شئی ‘‘ اس کے مثل کوئی چیز نہیں اللہ تعالیٰ ان عارفوں اور علمائے محققین کو شاداں اور فرحاں رکھے جنہوں نے فرمایا کہ توحید سے مراد ایک ایسی ذات کا اثبات ہے جو کسی بھی ذات کے مشابہ نہ ہو اور نہ کبھی اپنی صفات عالیہ سے معطل ہو، کتاب الشفاء کی یہ عبارت پڑھئے ’’ لَیسَ کَذَاتِہٖ ذَاتٌ وَلاَ کَاِسْمِہٖ اِسْمٌ وَلاَ کَفِعْلِہٖ فِعْلٌ وَلاَ کَصِفَتِہٖ صِفَتٌ اِلَّا مِنْ جِھَۃِ مُوَافِقَۃِ اللَّفْظَ وَ جَلَّتِ الذَّاتُ الْقَدِیْمَۃُ اَنْ تَکُوْنَ لَھَا صَفَۃٌ حَدِیْثَۃٌ کَمَا اسْتَحَالَ اَنْ تَکُوْنَ لِلذَّاتِ الْمُحَدَّثَۃِ صِفَۃٌ قَدِیْمَۃٌ وَھٰذَا کُلُّہ مَذْھَبُ اَھْلِ الْحَقِّ وَ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ. (ص ۲۴۴)

یعنی نہ کوئی ذات اس کی ذات کی طرح ہے نہ کوئی اسم اس کے اسم جیسا ہے نہ

کوئی فعل اس کے فعل کی طرح ہے اس کی صفت جیسی کسی کی صفت نہیں ما سوائے ایک لفظ کے ساتھ دوسرے لفظ کی موافقت ہونے کے اور وہ قدیم ذات اس سے پاک ہے کہ اس کی کوئی صفت حادث ہو جس طرح کے حادث ذات میں قدیم صفت کا پایا جانا محال ہے یہ جو کچھ بیان ہوا یہ سارے کا سارا اہل حق کا مذہب ہے جو اہل سنت والجماعت کہلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ حضرت ابوالقاسم قشیری علیہ الرحمہ کے قول کو نقل کرتے ہیں۔

''وَ كَيْفَ تُشْبِـهُ ذَاتُه ذَاتَ الْمُحْدَثَاتِ وَهِيَ بِوُجُوْدِهَا مُسْتَغْنِيَةٌ وَ كَيْفَ يُشْبَـهُ فِعْلَـه فِعْلَ الْـخَلْقِ وَهُوَ بِغَيْرِ جَلْبِ اُنْسٍ اَوْ دَفْعِ نَقْصٍ حَـصَـلَ وِلَا بِـخَـوَاطِـرٍ اَوْ اَغْرَاضٍ وَّجِدٍّ وَلَا بِمُبَاشَرَةٍ وَّ مُعَالَجَةٍ ظُهَرَ وَ فِعْلَ الْخَلْقِ لَا يَخْرُجُ مِنْ هٰذِهِ الْوُجُوْهِ.

(شفاء شریف ص ۲۰۵ اردو شفاء شریف ص ۳۷۹)

یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات بھلا مخلوق کی ذات کے مشابہ کس طرح ہو سکتی ہے جب کہ وہ اللہ تعالیٰ اپنے وجود میں مستغنی ہے اور اس کا فعل مخلوق کے فعل جیسا کس طرح ہوسکتا ہے جب کہ خدا کا فعل اُنس حاصل کرنے یا نقصان سے بچنے کے بغیر ہے نہ وہاں اندیشہ غرض یا کوشش ہے اور نہ اس کے فعل میں مباشرت یا معالجہ ہے جب کہ مخلوق کا فعل ان وجوہات سے خالی نہیں ہوتا۔

علم غیب کی تعریف:

غیب وہ چھپی ہوئی چیز ہے جس کو انسان حواس خمسہ کے ذریعہ حاصل نہ کر سکے اور نہ بلا دلیل بداہۃً عقل میں آ سکے۔

تفسیر بیضاوی میں **یؤمنون بالغیب** کے تحت تفسیر میں ہے:

''وَالْمُرَادُ بِهِ الْخَفِيُّ الَّذِیْ لا یُدْرِکُهُ الْحِسُّ وَلاَ تَقْتَضِیْهِ بِدَاهَةُ الْعَقْلِ''

غیب سے مراد وہ چھپی ہوئی چیز ہے جس کو حواس نہ پا سکیں اور نہ بداہۃً اس کو عقل چاہے۔

علم غیب کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے کہ نزول قرآن کی تکمیل کے ساتھ **جمیع ماکان و مایکون** حتیٰ کہ غیوب خمسہ کا بھی علم آپ کو عطا فرمایا گیا اس لئے تکمیل قرآن کے پہلے اگر کچھ غیوب آپ پر مخفی رہے تو یہ اس عقیدے کے معارض نہیں۔

علم غیب کے سلسلے میں دو مرتبے ہیں۔ ایک یہ کہ حضور اقدس ﷺ غیب جانتے تھے یعنی قدر معتد بہ۔ یہ ابتدا ہی سے ہے اس لئے کہ نبی کے معنی ہیں غیب کی خبر دینے والے کے۔

دوسرا مرتبہ یہ ہے **جمیع ما کان و ما یکون** اور علوم خمسہ بشمول علم قیامت جاننے کا۔ یہ مرتبہ حضور ﷺ کو نزول قرآن کی تکمیل کے ساتھ حاصل ہوا۔

المنجد میں ص۸۴۷ پر ہے **النبوۃ الاخبار عن الغیب او المستقبل بالهام الله . النبی المخبر عن الغیب او المستقبل بالهام الله۔**

(مصباح اللغات ص۸۴۷ پر مکتبہ برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی)

اَلنَّبوة و النبوة: اللہ تعالیٰ کے الہام سے غیب کی بات بتانا پیش گوئی کرنا۔

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ شفاء شریف میں فرماتے ہیں:

فَالنُّبُوَّةُ فِیْ لُغَةِ مَنْ هَمَزَ مَا خُوْذَةٌ مِنَ النَّبَأِ وَهُوَ الْخَبْرُ وَ قَدْ لَا یُهْمَزُ عَلیٰ هٰذَا لتَّاوِیْلِ تَسْهِیْلاً وَالْمَعْنٰی اَنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ اَطْلَعَه عَلٰی غَیْبَه وَاَعْلَمَه اَنَّه نَبِیُّهُ فَیَکُوْنُ نَبِیٌّ مُنَبَّاءً فَعِیْلٌ بِمَعْنٰی مَفْعُوْل اَوْ یَکُوْنُ مُخْبِراً عَمَّا بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ بِه وَمُنَبَّأ بِمَا اَطْلَعَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَعِیْلٌ بِمَعْنٰی فَاعِلٌ وَیَکُوْنُ عِنْدَ مَنْ لَمْ یهمزه مِنَ النُّبُوَّةِ وَهُوَ مَا ارْتَفَعَ مِنَ الْاَرْضِ مَعْنَاهُ اَنَّ لَهُ رُتْبَةً شَرِیْعَةً وَمَکَانَةً نَبِیْهَةً عِنْدَ مَوْلَاهُ مُنِیْفَةً فَالْوَصْفَانِ فِی حَقِّه مُؤتَلَفَانِ. (ص ۲۰۹، ۲۱۰ ع شفاء شریف)

لفظ نبوت کو جس نے ہمزہ کے ساتھ پڑھا ہے تو یہ النبأ سے ماخوذ ہے اور وہ خبر ہے اور اس تاویل پر آسانی کے لئے اسے بغیر ہمزہ لکھتے ہیں اور اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے غیب پر مطلع فرمایا ہے اور اسے یہ بتایا ہے کہ وہ نبی ہے۔ پس وہ خبر دیتا ہے اور خبر لیتا ہے اس صورت میں فعیل مفعول کے معنی میں ہے یا وہ اس امر کی خبر دینے والا ہوتا ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اسے مبعوث فرمایا اور اس چیز کی اطلاع دیتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے مطلع فرمایا۔ فعیلٌ فاعل کے معنی میں اور جس نے نبوت کو غیرمہموز پڑھا ہے اس کے نزدیک معنی زمین کی سطح مرتفع ہے یعنی نبی کا مرتبہ بہت تعریف مقام بلند اور اپنے مولیٰ کے نزدیک رفیع الشان ہے پس نبی کے حق میں

دونوں قسم کے اوصاف ضروری ہیں۔

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں نبوت کے بارے میں:

هِیَ الاِطّلاعُ عَلَی الْغَیْبِ وَالاِعْلامُ بِخَوَاصِ النُّبُوَّةِ اَوِالرَّفْعَةِ لِمَعْرِفَةِ ذٰلِکَ وَحَوْزِ دَرَجَاتِهَا. (شفاء شریف اردو جلد اول ص ۳۸۹)

یعنی یہ غیب پر مطلع ہونے اور نبوت کے خواص سے لوگوں کو خبردار کرتا ہے یا اس کی معرفت کے لئے رفعت اور اس کے درجات حاصل کرنے کا نام ہے۔ یعنی نبوت غیب پر مطلع ہونے کا نام ہے اور نبی اسی کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ بعض علوم غیبیہ پر مطلع فرماتا ہے۔ نبی کی غیب دانی کا انکار اس کی عظمت و رفعت کا انکار ہے۔

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں:

وَکَذٰلِکَ اِخْبَارُهُ عَنِ الْغُیُوْبِ وَاِنْبَاءٌ بِمَا یَکُوْنُ وَکَانَ مَعْلُوْمٌ مِنْ آیَاتِهٖ عَلَی الْجُمْلَةِ بِالضُّرُوْرَةِ وَهٰذَا حَقٌّ لَا غِطَاءَ عَلَیْهِ. (شفاء شریف ص ۲۱۶)

اور اسی طرح غیب کی خبریں دینا جو نیز آئندہ ہوگا زمانہ ماضی میں ہوگزرا (**ما کان و ما یکون**) وہ بتانا، یہ آپ کے معجزات میں ایسی ضروری باتیں ہیں جو سب کو معلوم ہیں اور یہ ایسا حق ہے جس کے چہرے پر کوئی پردہ نہیں ہے۔

حضور اکرام ﷺ کے علم غیب کے بارے میں حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ کا عقیدہ ملاحظہ فرمایئے۔ فرماتے ہیں:

اِلٰی سَائِرِ مَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ اَطْلَعَهُ عَلَیْهِ مِنْ عِلْمِ مَایَکُوْنُ وَمَاکَانَ وَعَجَائِبِ قُدْرَتِهٖ وَعَظِیْمِ مَلَکُوْتِهٖ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰیٰ وَ عَلَّمَکَ

مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ ط وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْماً. حَارتِ الْعُقُوْلُ فِيْ تَقْدِيْرِ فَضْلِهٖ عَلَيْهِ وَ خَرَسَتِ الاَلْسُن دُوْنَ وَصْفٍ يَحِيْطُ بِذٰلَكَ اَوْ يَنْتَهِيْ اِلَيْهِ. (شفاء شريف ص ۷۹ اردو شفاء شريف جلد اول ص ۱۶۸)

وہ تمام علوم جن پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرمایا ان میں سے ما کان و ما یکون (جو ہوا جو ہوگا) کا علم اپنی قدرت کے عجائبات اور اپنی عظیم بادشاہی کے علوم بھی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے محبوب! ہم نے وہ سب کچھ تمہیں سکھا دیا جو تم نہ جانتے تھے اور تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے آپ کے فضل و کمال کا اندازہ کرنے میں عقلیں حیران اور آپ کی توصیف کا احاطہ کرنے سے زبانیں گونگی ہیں اور اس کی انتہا تک نہیں پہونچ سکتی ہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جتنے علوم نبی کو عطا کئے گئے ان تمام علوم کا اپنی امت کو بتانا لازمی ہے آیئے اس سلسلے میں حضور اکرم ﷺ کے فرمان کو پڑھا جائے۔

شب معراج جب حضور سید عالم ﷺ کو قرب خاص کی منزل تک رسائی ہوئی اور محبوب و محبّ کے درمیان راز و نیاز کی گفتگو ہوئی تو میرے آقا ارشاد فرماتے ہیں:

وَسَأَلَنِيْ رَبِّيْ فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اُجِيْبَه فَوَضَعَ يَدَه بَيْنَ كَتِفَيَّ بِلاَ تَكَيُّفٍ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدَيَّ فَأَوْرَثَنِيْ عِلْمَ الاَوَّلِيْنَ وَ الاٰخِرِيْنَ وَعَلَّمَنِيْ

عُلُوْماً شَتّٰی فَعِلْمٌ اَخَذَ عَلَیَّ کِتْمَانَه اِذْ عَلِمَ اَنَّهُ لاَ یَقْدِرُ عَلٰی حَمْلِهٖ اَحَدٌ غَیْرِیْ وَعِلْمٌ خَیَّرَنِیْ.(مواهب لدنیه ج ۳ ص ۲۹ الانوار المحمدیه ص ۴۴۶)

میرے رب نے کچھ سوال فرمایا جس کا میں جواب نہ دے سکا تو اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اولین وآخرین کے علم کا وارث بنا دیا اور مختلف علوم تعلیم فرمائے ان میں ایک ایسا علم تھا جس کے چھپانے کا مجھ سے عہد لیا کیونکہ اللہ ازل سے جانتا تھا کہ اس علم کے اٹھانے کی طاقت میرے (محمد ﷺ) کے سوا کسی میں نہیں ہے اور ایک وہ علم جس کا مجھے اختیار دیا گیا۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو وہ علوم بھی عطا فرمائے ہیں جن کے پوشیدہ رکھنے کا آپ سے عہد لیا گیا حضور کو دوقسم کے علوم عطا فرمائے ہیں ایک تو وہ ہے جو دین سے متعلق تھا اور اس کی تبلیغ واشاعت آپ کا فرض نبوت قرار دیا گیا اور جس کی تبلیغ کا اس آیت مبارکہ میں حکم ہے:

''بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ''

جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا ہے اس کی تبلیغ فرما دیجئے حضور نے دین سے تعلق رکھنے والی باتوں کی تبلیغ فرمادی۔ دوسری قسم وہ تھی جس کے اخفا کا آپ سے عہد لیا گیا جیسے علوم خمسہ وغیرہ یہ حضور کو عطا ہوئے مگر ان کے پوشیدہ رکھنے کا حکم تھا۔

اب آپ حضرات اس حدیث کی روشنی میں پالن حقانی کی اس تحریر کو پڑھ کر

فیصلہ فرمائیے جو شریعت یا جہالت کے ص ۱۸۳ر پر لکھتے ہیں کہ اب آپ ہی انصاف کریں کہ جو بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کو قیامت کا علم تھا لیکن آپ نے کسی کو بتایا نہیں۔

حضرت علامہ عبدالباقی زرقانی مواہب لدنیہ جلد اول ص ۱۹، ۲۰ پر لکھتے ہیں۔

(بحوالہ نزہتہ القاری جلد اول ص ۳۲۷)

قال الغزالی النبوة عبارة عما يختص به النبی و يفارق به غيره وهو يختص بانواع من الخواص احدها انه يعرف حقائق الامور المتعلقة بالله وصفاته و ملائكته والدار الآخرة علما مخالفا لعلم غيره بكثيرة المعلومات وزيادة الكشف التحقيق.

ثانيها: ان له فی نفسه صفة بها تتم الافعال الخارقة للعادة كما ان لنا صفة تتم بها الحركات المقرونة بارادتنا وهی القدرة.

ثالثها: ان له صفة بها يبصر الملائكة و يشاهدهم كما ان للبصير صفة بها يفارق الاعمیٰ.

رابعها: ان له صفة بها يدرک ما سيكون فی الغيب.

امام غزالی نے فرمایا نبوت وہ وصف ہے جو نبی کے ساتھ خاص ہے جس کی وجہ سے غیر سے ممتاز ہو جاتا ہے۔ نبی چند قسم کے خواص کے ساتھ مختص ہوتا ہے۔

اول: یہ کہ نبی اللہ عزوجل اور اس کی صفات اور فرشتوں اور دار آخرت سے متعلق امور کی حقیقت جانتا ہے۔ کثرت معلومات، کشف وتحقیق کی زیادتی کی وجہ سے نبی کا یہ علم دوسروں کے علم سے ممتاز ہوتا ہے۔

ثانی: نبی میں ایک قوت ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ معجزات دکھاتا ہے جیسے ہمیں یہ قوت ہے کہ ہم اپنے ارادے سے جو چاہتے ہیں کرتے ہیں یہی قدرت ہے۔

ثالث: نبی میں ایک قوت ہوتی ہے جس سے فرشتوں کو دیکھتا ہے جیسے بینا کے اندر ایک قوت ہے جس کی وجہ سے وہ اندھے سے علیحدہ ہے۔

رابع: اسے ایک ایسی قوت ہوتی ہے جس سے یہ جان لیا کرتا ہے کہ غیب میں کیا ہوگا؟

اسی لئے نبی اس وقت نبی نہ ہوگا جب تک غیب داں نہ ہو، اسے غیب دانی پر قدرت نہ ہو۔ اس مرتبے میں **جمیع علم ما کان و ما یکون** کا علم داخل نہیں۔ قدر معتد بہ لازم ہے جیسے ہر مسلمان کو دینی باتوں کا علم ہے مگر ہر مسلمان عالم نہیں کہلاتا۔ عالم وہ ہے جو دین کے معتد بہ علم سے مشرف ہو۔ اس درجے میں بیس بلکہ سو دوسو باتوں کا نہ جاننا عالم ہونے کے منافی نہیں۔ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے بھی بعض سوالوں کے جواب میں فرمایا "**لا ادری**" میں نہیں جانتا حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کتنے سوالوں کے جواب میں

فرمایالا ادری۔ اسی طرح جب نبی علم غیب قدر معتد بہ جانتا ہے۔ بلکہ اسے یہ قوت ہے کہ غیب جان لیا کرے تو دس بیس یا بالفرض سو دو سو غیب کی باتوں پر اگر اطلاع اس درجے میں نہ ہوئی تو یہ نبی کے ''غیب داں'' ہونے کو منافی نہیں ہے سیدنا امام اعظم اور امام مالک کا چند مسائل کا نہ جاننا ان کے امام اعظم اور امام مجتہد ہونے کے منافی نہیں۔

حضور اکرم ﷺ کے علم غیب کے ثبوت میں عقل کے اندھوں کو کوئی حدیث نہیں دکھائی دیتی، سب سے پہلے یہ یاد رکھیں کہ خدا کا علم ذاتی ہے اور نبی کا علم عطائی ہے خدا کا علم لامحدود اور غیر متناہی ہے اور خدا کے علم کے مقابل میں نبی کا علم محدود اور متناہی ہے اتنا عظیم فرق ہوتے ہوئے اگر کوئی کہے کہ خدا اور نبی کا علم برابر ہو گیا تو یہ اس کی لاعلمی اور نادانی ہے حق واضح ہے۔

اب سب سے پہلے مشکوۃ شریف میں دیکھا جائے جو سارے معیاری مدارس میں داخل نصاب ہے اور سب کے یہاں یہ کتاب پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے؟

حدیث نمبر (۱)

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ وَ فِیْ یَدَیْہِ کِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا ھٰذَانِ الْکِتَابَانِ قُلْنَا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ یَدِہِ الْیُمْنیٰ ھٰذَا کِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ فِیْہِ اَسْمَاءُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَ اَسْمَاءُ اٰبَائِھِمْ وَ قَبَائِلِھِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلیٰ آخِرِھِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْھِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْھُمْ اَبداً ثُمَّ قَالَ لِلَّذِیْ فِیْ شِمَالِہٖ ھٰذَا کِتَابٌ

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَ اَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلاَ يُزَادُ فِيْهِمْ وَلاَ يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَداً.

(مشکوۃ شریف باب اقدر الفصل الثانی ص ۲۱)

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور ﷺ تشریف لائے کہ دست اقدس میں دو کتابیں تھیں فرمایا کیا جانتے ہو یہ کیسی کتابیں ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے بغیر بتائے نہیں جانتے تو داہنے ہاتھ کی کتاب کے متعلق فرمایا کہ یہ کتاب رب العالمین کے پاس سے آئی ہے جس میں تمام جنتیوں کے نام اور ان کے باپ داداؤں اور قبیلوں کے نام ہیں پھر آخر تک کا ٹوٹل لگا دیا گیا ہے لہٰذا ان میں کبھی زیادتی کمی نہیں ہوسکتی پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کے متعلق فرمایا کہ یہ کتاب اللہ رب العالمین کی طرف سے آئی ہے اس میں دوزخیوں اور ان کے باپ داداؤں اور قبیلوں کے نام ہیں پھر آخر تک کا ٹوٹل لگا دیا گیا اب ان میں کبھی زیادتی اور کمی نہیں ہوسکتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو پروردگار عالم نے ہر جنتی و دوزخی کا تفصیلی علم بخشا، ان کے باپ، دادا قبیلوں اور اعمال پر مطلع کیا حضور کو یہ بھی بتا دیا گیا کہ فلاں قبیلے میں کون کون جنتی ہیں اور کون کون دوزخی ان کا نام کیا ہے ان کے باپ کا نام کیا ہے اور ان کے داداؤں کا نام کیا ہے پتے بھی بتا دیئے گئے یہیں تک نہیں بلکہ آخر میں ٹوٹل بھی لگا دیا گیا کہ اس قبیلہ میں کل اتنے جنتی ہوں گے اور اتنے دوزخی ۔۔۔اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے اپنی قضاء مبرم پر حضور کو مطلع فرمایا۔

حدیث (۲)

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَأَيْتُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلأُ الاَعْلٰی قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمْ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّه بَیْنَ كَتِفَیَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَیْنَ ثَدَیَّ فَعَلِمْتُ مَا فِیْ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ تَلاَ وَكَذَالِكَ نُرِیْ اِبْرَاهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ والاَرْضِ وَلِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ.

(مشکوۃ شریف ۶۹ باب المساجد الفصل الثانی)

روایت ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عائش سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں نے اپنے رب کو بہترین صورت میں دیکھا رب نے پوچھا کہ فرشتے مقرب کس چیز میں جھگڑتے ہیں میں نے عرض کیا مولیٰ تو ہی جانے تب رب نے اپنا دست قدرت میرے دو کندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں پائی تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب میں نے جان لیا یہ آیت تلاوت کی ہم یونہی ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کے ملک دکھاتے ہیں تاکہ وہ یقین والوں میں سے ہو جائیں۔

صاحب مرقات نے فرمایا کہ یہ حدیث حضور ﷺ کے وسعت علم کی کھلی دلیل ہے رب نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو ساتوں آسمانوں بلکہ اوپر کی تمام چیزوں اور ساتوں زمینوں اور ان کے نیچے کے ذرہ ذرہ اور قطرے قطرے بلکہ مچھلی اور بیل جن پر زمین قائم ہے ان سب کا علم کلی عطا فرمایا، شیخ نے فرمایا کہ اس سے مراد تمام کلی

جزئی علوم کا عطا فرمانا ہے۔ (بحوالہ مرأۃ المناجیح جلداول ص ۴۴۶)

حضرت شاہ عبدالحق دہلوی اشعۃ اللمعات مطبوعہ کلکتہ ص ۲۶۲ میں اس حدیث شریف کی مراد بیان فرماتے ہیں عبارت ست از حصول معلوم جزوی وکلی و احاطۂ آں۔۔۔یعنی اس فرمان سے حضور کی یہ مراد ہے کی حضور کو تمام جزوی وکلی علوم حاصل ہو گئے اور حضور نے ان سب کا احاطہ فرمالیا۔

حدیث (۳)

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَصْحَابِیْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ اِلیٰ اَنْ تَنْقَضِیَ الدُّنْیَا یَبْلُغُ مَنْ مَعَه ثَلٰثِمِائَةٍ فَصَاعِداً اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهٖ وَ اِسْمِ اَبِیْهِ وَ اِسْمِ قَبِیْلَتِهٖ.

(مشکوۃ شریف کتاب الفتن الفصل الثانی ص ۴۶۳)

واللہ نہیں چھوڑا رسول اللہ ﷺ نے کسی فتنہ چلانے والے کو دنیا کے ختم ہونے تک جن کی تعداد تین سو یا زیادہ تک پہونچے گی مگر ہم کو اس کا نام اس کے باپ کا نام اس کے قبیلے کا نام بتا دیا۔

حدیث (۴)

بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّی لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَ هُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِهِمْ وَاَلْوَانَ خُیُوْلِهِمْ هُمْ خَیْرَ فَوَارِسَ اَوْ مِنْ خَیْرَ فَوَارِسَ عَلیٰ ظَهْرِ الْاَرْض

يَوْمَئِذٍ. (مشکوة شريف باب الملامم الفصل الاول ٤٢٧)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان (دجال سے جہاد کی تیاری کرنے والوں) کے نام ان کے باپ داداؤں کے نام ان کے گھوڑوں کے رنگ پہنچانتے ہیں وہ روئے زمین پر بہترین سوار ہیں۔

حدیث (۵)

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَاماً فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهَلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَه وَنَسِيَه مَنْ نَسِيَه.

(مشکوة شريف باب بدء الخلق الفصل الاول ص ٥٦)

حضور ﷺ نے ہم میں ایک جگہ قیام فرمایا پس ہم کو ابتداء پیدائش کی خبر دے دی یہاں تک کہ جنتی لوگ اپنی منزلوں میں پہونچ گئے اور جہنمی اپنی منزلوں میں جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔

اس جگہ حضور علیہ السلام نے دو قسم کے واقعات کی خبر دی:

(۱) عالم کی پیدائش کی ابتدا کس طرح ہوئی؟

(۲) پھر عالم کی انتہاء کس طرح ہوگی؟ یعنی از روز ازل تا قیامت ایک ایک ذرہ وقطرہ بیان کر دیا۔

حدیث (٦)

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَاماً مَا تَرَکَ شَیْئاً یَکُوْنُ فِیْ مَقَامِهٖ ذٰلِکَ اِلیٰ قِیَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَه مَنْ حَفِظَه وَ نَسِیَه مَنْ نَسِیَه. (مشکوۃ کتاب الفتن ص ۴۶۱)

روایت ہے حضرت حذیفہ سے فرماتے ہیں ہم میں رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے ایک مقام پر تو حضور ﷺ نے اس جگہ قیامت تک کی کوئی چیز نہ چھوڑی مگر اس کی خبر دیدی جس نے یاد رکھا یاد رکھا جو بھول گیا وہ بھول گیا۔

حدیث (۷)

عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ زَویٰ لِیَ الاَرْضَ فَرَأَیْتُ مَشَاقَهَا وَ مَغَارِبَهَا. (مشکوۃ باب فضائل سید المرسلین الفصل الاول ص ۵۱۲، ترمزی شریف جلد ثانی ص ۴۰)

روایت ہے حضرت ثوبان سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ نے میرے لئے زمین سمیٹ دی پس میں نے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا۔

حدیث (۸)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ اِلیٰ رَاعِی غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاة فَطَلَبَه الرَّاعِیْ حَتّٰی اِنْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰی تَلٍّ فاقعیٰ وَاستثنر وَ قَالَ قَدْ عَمدتُ اِلیٰ رزقٍ رزقنیه اللّٰه اَخَذْتُه ثُمَّ انْتَزَعْتَه مِنِّیْ فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ اِنْ رَأَیْتُ کَالْیَوْمِ ذِئْبٌ یَتَکَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ اَعْجَبُ

مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِیْ النَّخْلاتِ بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ یُخْبِرُکُمْ بِمَا مَضیٰ وَمَا هُوَ کَائِنٌ بَعْدَکُمْ قَالَ فَکَانَ الرَّجُلُ یُهُوْدِیًّا فَجَاءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَخْبَرَه وَاَسْلَمَ فَصَدَّقَه النَّبِیُّ ﷺ. (مشکوۃ باب المعجزات الفصل الثانی ص ۵۴۱)

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے ایک چرواہے کی طرف آیا اور اس نے بکریوں کے ریوڑ میں سے ایک بکری پکڑی چرواہے نے اس بھیڑیئے کو ڈھونڈھا یہاں تک کہ اس بکری کو اس سے چھڑالیا .

اولیا فرماتے ہیں کہ پھر وہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ گیا اور اپنی دم کو دونوں پاؤں کے درمیان دبا کر بیٹھ گیا اور کہا کہ میں نے اس رزق کا ارادہ کیا جو اس نے مجھے دیا تھا میں نے اس کو پکڑلیا پھر تو نے اس کو مجھ سے چھین لیا چرواہے نے کہا خدا کی قسم میں نے آج کا سا معاملہ کبھی نی دیکھا کہ بھیڑیا بولا کہ اس سے زائد تعجب ہے کہ ایک صاحب ان دونوں سنگستانوں کے درمیان کھجور کے درختوں یعنی مدینہ طیبہ میں تشریف فرما ہیں وہ تم کو ان باتوں کی جو تم سے پہلے ہو چکیں اور ان باتوں کی جو تمہارے بعد ہونے والی ہیں سب کی خبریں دیتے ہیں فرماتے ہیں کہ وہ چرواہا یہودی تھا یہ واقعہ دیکھ کر حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور حضور کو اس واقعہ کی خبر دی اور مسلمان ہو گیا حضور نے اس کی خبر کی تصدیق فرمائی۔

حدیث (۹)

عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَأَیْتُ حُلْمًا مُنْکِرًا اللَّیْلَۃَ قَالَ وَمَا ھُوَ قَالَتْ اِنَّہُ شَدِیْدٌ قَالَ وَمَا ھُوَ قَالَتْ رَأَیْتُ کَانَ قِطْعَۃً مِنْ جَسَدِکَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِیْ حَجْرِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَأَیْتَ خَیْرًا تَلِدُ فَاطِمَۃُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ غُلَامًا یَکُوْنُ فِیْ حَجْرِکَ فَوَلَدَتْ فَاطِمَۃُ الْحُسَیْنَ فَکَانَ حَجْرِیْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

(مشکوۃ مناقب اھل بیت الفصل الثالث ص ۵۸۲)

حضرت ام الفضل بنت حارث سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئیں عرض کیں یارسول اللہ بیشک میں نے رات میں ایک براخواب دیکھا ہے حضور نے فرمایا وہ کیا ہے عرض کیں وہ بہت سخت ہے حضور نے فرمایا وہ کیا ہے عرض کرتی ہیں میں نے دیکھا گویا آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ دیا گیا اور میرے آغوش میں رکھ دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا تو نے بہترین خواب دیکھا ہے فاطمہ زہرا کے فرزند پیدا ہوگا انشاءاللہ جوتمہاری پرورش میں رہے گا حضرت فاطمہ نے حضرت حسین کو پیدا فرمایا۔ اور میرے آغوش میں تھے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

حدیث (۱۰)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خطِیْبًا بَعْدَالْعَصْرِ فَلَمْ یَدَعْ شَیْئًا یَکُوْنُ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا ذَکَرَہ حَفِظَہ مَنْ

حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَه. (مشکوۃ شریف باب الامر بالمعروف الفصل الثانی ص ۴۳۷، ترمذی شریف جلد ۲ ص ۴۲ ابواب الفتن)

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے فرماتے ہیں نماز عصر میں رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو قیامت قائم ہونے تک آپ نے کسی چیز کو چھوڑا نہیں مگر اس کو ذکر کر دیا یاد کیا اس کو جس نے اسے یاد کیا اور بھول گیا جو بھول گیا۔

حدیث (۱۱)

مشکوۃ شریف باب المعجزات الفصل الثالث ص ۵۴۳ پر بروایت عمرو ابن اخطب انصاری یوں ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَب الاَنْصَارِیُ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا الْفَجْر وَ صَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهُر فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَالْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْر ثُمَّ نَزَل فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَالْمِنْبَرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ الى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا.

روایت ہے عمرو بن اخطب انصاری سے فرماتے ہیں ایک دن ہم کو رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھائے اور منبر پر چڑھے ہم کو خطبہ فرمائے یہاں تک کہ ظہر کا وقت آیا پھر اترے نماز پڑھائے پھر منبر پر چڑھے پھر ہمیں خطبہ دیئے یہاں تک عصر کا وقت آ گیا پھر اترے پھر نماز پڑھائے پھر منبر پر چڑھے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو

ہم کوان تمام واقعات کی خبر دیدی جو قیامت تک ہونے والے ہیں پس ہم میں بڑا عالم وہ ہے جو زیادہ ان باتوں کا حافظ ہے۔

حدیث (۱۲)

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعِ اَهْلِ بَدْرٍ بِالاَمْسِ يَقُوْلُ هٰذَا مَصْرَعُ فلانٍ غَدًا اَنْشَاءَ اللّٰهُ وَ هٰذَا مَصْرَعُ فَلاَنٍ غدًا اَنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالىٰ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِىْ بَعَثَه بِالْحَقِّ مَا اَخْطَؤُ الْحُدُوْدَ الَّتِىْ حَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. (مشكوة شريف باب المعجزات الفصل الثالث ص ۵۴۳)

رسول اللہ ﷺ گزشتہ کل اہل بدر کے گرنے کی جگہ ہم کو دکھاتے تھے فرماتے یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے اگر اللہ نے چاہا اور یہ کل فلاں کے گرنے کی جگہ ہے انشاء اللہ حضرت عمر فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کو اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ بھیجا ہے وہ لوگ اس حدود سے خطا نہیں کئے جس کو حد کھینچ دیا تھا حضور نے۔

حدیث (۱۳)

عَنْ سَهْلِ بنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لاَعْطِيَنَّ هٰذِه الرَّايَةَ غَدًا رَجُلاً يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلىٰ يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه وَ يُحِبُّه اللّٰهُ وَرَسُوْلُه.

(مشكوة شريف باب مناقب علی بن ابی طالب الفصل الاول ص ۵۶۳)

روایت ہے سہل ابن سعد سے بیشک رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا

کہ ہم کل یہ جھنڈا اس کو دیں گے جس کے ہاتھ پر اللہ خیبر فتح فرمائے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں۔

بطور ثبوت کے اب ہم کچھ حدیثیں مزید علم غیب کے ثبوت میں شفاء شریف سے پیش کر رہے ہیں تا کہ کسی کو مجالِ انکار نہ رہے۔

حدیث (۱)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (المتوفی ۴۴ھ/۶۶۴ء) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد میری امت جو کچھ کرے گی مجھے اس کا علم مرحمت فرما دیا گیا ہے لوگ آپس میں خونریزی کریں گے جس کے باعث ان کا حال بھی گزشتہ امتوں جیسا ہو جائے گا لیکن میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کی شفاعت کا سوال کیا تو اسے قبول فرما لیا گیا ہے۔ (شفاء شریف اردو جلد اول ص۳۳۲)

حدیث (۲)

قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہم سے حدیث بیان کی ابوبکر بن محمد بن ولید فہری علیہ الرحمہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ بن الیمان علیہ الرحمہ نے خبر دی کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور اپنے اس مقام میں آپ نے قیامت تک ہونے والی کسی چیز کا ذکر بیان کرنے سے باقی نہ اٹھا رکھا پس جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا اس نے بھلا دیا میرے یہ ساتھی اچھی طرح یہ جانتے ہیں کہ ان میں سے جب کسی بات کا وقوع ہوتا ہے تو میں اسے

جان لیتا ہوں اور فوراً مجھے اس طرح یاد آجاتی ہے جیسے کسی غائب آشنا کی صورت ذہن نشیں ہوتی ہے اور جب وہ سامنے آتا ہے تو آدمی اسے فوراً پہچان لیتا ہے۔

(شفاء شریف اردو جلد اول ص ۵۱۱)

حدیث (۳)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لَقَدْ تَرَكْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا يُحَرِّكُ طَائِرٌ جَنَاحَيْهِ فِيْ السَّمَاءِ اِلَّا ذَكَرَنَا مِنْهُ عِلْمًا. (شفاء شریف ص ۲۸۳ اردو جلد اول ص ۵۱۱)

بیشک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس حال میں چھوڑا کہ اگر آسمان میں کوئی پرندہ بھی پر مارتا ہے تو اس کے متعلق ہمیں بتا دیا ہے۔

حدیث (۴)

بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اہل عرب ہمیشہ غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ (شفاء شریف اردو جلد اول ص ۵۱۳)

حدیث (۵)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ قَاهِرِيْنَ لِعُدُوِّهِمْ حَتّٰى يَاتِيَ اَمْرُاللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ اَيْنَ هُمْ قَالَ بَيْتُ الْمقدسِ. (شفاء شریف ص ۲۸۴)

میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ لوگ اسی حالت پر ہوں گے دریافت کیا گیا یارسول اللہ! وہ لوگ کہاں ہیں فرمایا بیت المقدس میں۔

حدیث (٦)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۳۵ھ/ ۶۵۵ء) کے بارے میں خبر دی کہ یہ قرآن کریم پڑھتے ہوئے شہید ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں ایک خلعت بخشے گا (خلافت دے گا) اور لوگ اسے چھیننا چاہیں گے نیز بتایا کہ ان کا خون اس آیۃ مبارکہ پر پڑے گا ''**فسیکفیکھم اللہ**'' عنقریب اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا۔ (شفاء شریف)

قزمان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے حالانکہ وہ مدت سے مسلمانوں کی جماعت میں تھا وہ خودکشی کر کے مرا تھا۔
دیکھئے۔ (مشکوۃ ص ۵۳۴ پر عن ابی ہریرۃ الخ)

ایک جماعت کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا جن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے کہ ان میں سے ایک سب کے بعد میں وفات پانے والا آگ کے ذریعہ مرے گا وہ حضرات ایک دوسرے کے بارے میں دریافت کرتے رہتے تھے سب سے آخر میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قطعی بڑھاپے کی حالت میں وفات پائی اور عقل بھی جاتی رہی

تھی۔ یہ تاپ رہے تھے کہ آگ میں جل گئے۔ (شفاء شریف اردو جلد اول ص ۵۱۵)

آپ نے فرمایا کہ میرے اہل بیت میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب سے پہلے مجھ سے ملیں گی۔

نبی کریم ﷺ نے خبر دی کہ میرے بعد تیس سال تک خلافت رہے گی اس کے بعد بادشاہی آجائے گی۔ چنانچہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۵۰ھ/۶۷۱ء) پر خلافت ختم ہوگئی آپ نے فرمایا یہ امر نبوت و رحمت سے شروع ہوا ہے۔ اس کے بعد خلافت و رحمت ہے پھر جبر و تشدد کی بادشاہی ہے پھر سرکشی اور فتنہ سامانی ہے۔

سرورکون و مکاں ﷺ نے فرمایا کہ مری امت کی ہلاکت قریش کے چند لڑکوں کے ذریعے ہوگی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو ان کے نام مع ولدیت بتا سکتا ہوں۔ (شفاء شریف اردو جلد اول ص ۵۱۶)

ایک بار تبوک کے موقع پر تیز ہوا چلی تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک منافق کے مرجانے کے باعث چلی ہے جب آپ مدینہ منورہ واپس لوٹے تو واقعی ایسا ہی ہوا تھا۔

چنانچہ مشکوۃ شریف باب المعجزات ص ۵۳۶ پر یہ حدیث موجود ہے **"فقال رسول اللہ ﷺ بعثت هذه الريح لموت منافق فقدم المدينة فاذا عظيم من المنافقين قدمات"۔**

آپ نے ایک گم شدہ اونٹنی کی خبر دی کہ وہ فلاں جگہ ہے اور اس کی نکیل ایک درخت میں اٹک گئی ہے۔ (شفاء شریف اردو جلد اول ص ۵۱۷)

یہ دیکھئے تفسیر ابن جریر طبری مطبع مصر جلد دہم ص ۱۰۵ پر ہے کہ حضرت امام مجاہد سے مروی ہے کہ '' انه قَالَ فِيْ قَوْلِه تَعَالىٰ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ يُحَدِّثُنَا مُحَمَّدٌ ان ناقة فلان بِوَادٍ كَذَا وَ كَذَا وَ مايُدْرِيْهِ بِالْغَيْبِ '' یعنی کسی شخص کی اونٹ گم ہوگئی اس کی تلاش تھی رسول نے فرمایا اونٹ فلان جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر ایک منافق بولا محمد بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے محمد غیب کیا جانیں اس پر اللہ نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ '' وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبا اللّٰهِ وَ آياتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِؤُنَ لاَ تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ '' یعنی اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ جو شخص حضور کے مطلع علی الغیب ہونے کا مطلقاً منکر ہو وہ اللہ و قرآن و رسول سے ٹھٹھا کرنے والا کافر ہے مرتد ہے۔

آپ نے موتہ میں شہید ہونے والوں کی اسی روز خبر دے دی تھی حالانکہ درمیان میں ایک ماہ کی مسافت حائل تھی۔ (شفاء شریف اردو جلد اول ص ۵۱۸)

نبی کریم ﷺ نے فیروز کو خبر دی کہ جو کسریٰ کا ایلچی بن کر بارگاہ رسالت

میں حاضر ہوا تھا کہ آج تمہارا بادشاہ مرگیا ہے جب تحقیق کرنے سے یہ بات درست ثابت ہوگئی تو وہ مسلمان ہوگیا۔ (شفاءشریف جلداول ص ۵۱۸)

آپ نے زید بن صوحان رضی اللہ عنہ کے متعلق بتایا کہ ان کا ایک عضوان سے بھی پہلے جنت میں جائے گا چنانچہ ایک جہاد میں ان کا بازوشہید ہوگیا تھا۔
(شفاءشریف جلداول ص ۵۱۹)

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے غیب پر مطلع ہونے کی کیفیت یہ تھی ''اَخْبَرَ بِهٖ جَلْسَاءَ ہ مِنْ اَسْرَارِهِمْ وَ بَوَاطِنِهِمْ وَ اَطَّلَعَ عَلَيْهِ مِنْ اَسْرَارِ الْمُنَافِقِيْنَ وَ كُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ فِيْهِ وَفِىْ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى اِنْ كَانَ بَعْضَهُمْ لَيَقُوْلُ لَصَاحِبِهٖ اُسْكُتْ فَوَاللّٰهِ لَوْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَه مَنْ يُخْبِرَهُ لاَ خَبَرْتُه حِجَارَةُ الْبَطْحَاءِ''. (ص ۵۲۰)

آپ نے اپنے پاس بیٹھنے والوں کو ان کے چھپے راز اور دلی خیالات تک بتائے اور انہیں منافقین کے راز ان کے کفریات اور اہل ایمان کے بارے میں ان کے اقوال کی اطلاع دی یہاں تک کہ منافقین میں سے جب کوئی بات کرتا تو دوسرا اپنے ساتھی سے کہتا خاموش رہو کیونکہ خدا کی قسم اگر اس (فخر دوعالم) کے پاس کوئی خبر دینے والا نہ ہوا تو بطحا کے پتھر بھی اسے بتادیں گے۔

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

وَمِنْ مُعْجِزَاتِهٖ الْبَاهِرَةِ مَاجَمَعَه اللّٰهُ لَه مِنَ الْمَعَارِفِ وَالْعُلُوْمِ

وَخَصَّه بِهٖ مِنَ الاِطِّلَاعِ عَلٰی جَمِیْعِ مَصَالِحِ الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ وَ مَعْرِفَتِهٖ بِاُمُوْرِ شَرَائِعِهٖ وَقَوَانِیْنِ دِیْنِهٖ وَسَیَاسَةِ عِبَادِهٖ وَمَصَالِحِ اُمَّتِهٖ وَمَا کَانَ فِیْ الاُمَمِ قَبْلَه وَقِصَصِ الاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ وَالْجَبَابِرَةِ وَالْقُرُوْنِ الْمَاضِیَةِ مِنْ لَّدُنَّ آدَمَ اِلٰی زَمَنِهٖ وَحِفْظِ شَرائِعِهِمْ وَکُتُبِهِمْ الی آخرہ. دُوْنِ طَلَبِ اِقَامَةِ بُرْهَانٍ عَلَیْهِ. (شفاء شریف عربی ۲۹۶ از ۵۳۵ تا ۰۳۸ اردو جلد اول)

اوران روشن معجزات میں سے جواللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات میں جمع فرمائے وہ معارف اورعلوم بھی ہیں جوصرف آپ کومرحمت فرمائے گئے یعنی دنیااوردین کی تمام مصلحتیں امور شرائع کی معرفت اپنے دین کے قوانین اپنے بندوں کی سیاست اور امت کے مصالح کی اطلاع بخشی نیز جو کچھ پہلی امتوں میں ہوگزرااورانبیاء ومرسلین اورظالم بادشاہوں کے واقعات جوزمانہ ماضی میں ہوئے وہ آدم علیہ السلام سے آپ کے زمانے تک سارے بتائے ان حضرات کی شریعتوں، کتابوں، سیرتوں اورخبروں کو آپ کے ذہن میں محفوظ فرمایاحتی کہ ان کے خاص دنوں، اس زمانے کےلوگوں کی عادتیں، ان کے آرا کا اختلاف ان کی امداد ان کی عمریں ان کے حکماء کی دانائی، ہر امت کےکافروں کی حجت بازی، اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کے ہرفرقے سےان کا کتابوں کے ساتھ معارضہ کرنا جو باتیں انہوں نے چھپارکھے تھے یابدل دیئے تھے یہاں تک کہ جوانہوں نے لغات عرب میں تبدیلی کی تھی نیز ہرفرقے کے خاص الفاظ اقسام فصاحت کا احاطہ ان کے خاص دنوں کاعلم ان کےضرب الامثال دانائی کے

اقوال، اشعار کے معنی ان کے خاص جامع کلمات، جن سے ضرب الامثال کی صحیح معرفت حاصل ہوتی ہے ان کی دانائی کی باتوں کو اس طرح بیان کرنا کہ آسانی سے سمجھ میں آجائیں مشکل باتوں کا آسان بیان شرع کے قواعد کو اس طرح بیان کرنا کہ ان میں کوئی تناقص اور مخالفت نظر نہ آئے جس کے باعث آپ کی شریعت اچھے اخلاق اور قابل تعریف آداب پر مشتمل ہے اور اس کی ہر بات لائق تحسین اور اس طرح کھول کر بیان کر دی گئی ہے کہ عقل سلیم والا ملحد بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا ماسوائے رذالت کے باعث انکار کرنے کے اس سے جھگڑا کرنا یا انکار کرنا جہالت کے سبب ہے ورنہ جس چیز کی آپ دعوت دیتے ہیں سننے والا اسے درست کہے گا اور بغیر دلیل طلب کئے اسے نظر استحسان سے دیکھے گا۔ الخبیر کے معنی عالم کی ہر شئی کی کہنہ وحقیقت کو جاننے والا، ایک قول ہے خبر دینے والا۔ حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

فَالنَّبِیُّ خَبِیْرٌ بِالْوَجْهَیْنِ الْمَذْکُوْرَیْنِ قِیْلَ لانَّه عَالِمٌ عَلیٰ غَایَةٍ مِّنَ الْعِلْمِ بِمَا اَعْلَمَهُ اللّٰهُ مِنْ مَکْنُوْنِ عِلْمِهٖ وَعَظِیْمِ مَعْرِفَتِهٖ مُخْبِرٌ لِاُمَّتِهٖ بِمَا اَذِنَ لَه فِیْ اَعْلَامِهِمْ بِهٖ. (شفاء شریف ص ۱۹۹، مترجتم شفاء شریف جلد اول ۳۶۵)

پس نبی کریم ﷺ مذکورہ دونوں وجہ سے خبیر قرار پاتے ہیں کہا گیا ہے کہ آپ عالم ہیں کیونکہ آپ علم کی اس انتہا کو پہونچے ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پوشیدہ علوم اور عظیم معرفت سے بھی آپ کو مطلع فرما دیا اور جن علوم کے اظہار کی اجازت ملی اس کی آپ نے امت کو خبر دی۔

چند احادیث: مدارج النبوۃ شریف کی جس کے مصنف ہیں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ۔

(۱) مدینہ منورہ کے باہر ایک بھیڑیا ریوڑ سے ایک بکری لے بھاگا چرواہا بھیڑیئے کے تعاقب میں گیا اور اس سے بکری چھین لی۔ بھیڑیئے نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے رزق دیا تھا اور تو نے اسے مجھ سے چھین لیا چرواہا حیران رہ گیا اور کہنے لگا تعجب ہے کہ بھیڑیا بات کرتا ہے بھیڑیئے نے کہا یہ کوئی تعجب کی بات تو یہ ہے کہ ایک شخص مدینہ کے سنگستان اور نخلستان کے درمیان گزشتہ اور آئندہ کی خبریں دے رہا ہے اور تو اس کی تصدیق نہیں کرتا اس کے بعد وہ چرواہا جو یہودی تھا حضور کے پاس آیا اور اس نے حضور سے بھیڑیئے کے کلام کرنے کا قصہ بیان کیا۔ حضور نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ (مدارج النبوہ شریف اردو جلد دوم ص۱۲۲)

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے زمین پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا یہ فلاں کے مرکر گرنے کی جگہ ہے یہ فلاں کے مرکر گرنے کی جگہ ہے یہ فلاں کا مقتل ہے اور یہ فلاں کی جائے کشتن ہے اور ایک ایک مارے جانے والے کا نام اور اس کے مقتل کا نشان بتایا اور ان میں سے کوئی ایک بھی حضور اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی جگہ کے برخلاف نہ مارا گیا۔ (مدارج النبوۃ اردو جلد دوم ص۱۴۴)

اسیران بدر میں حضرت عباس بھی تھے میرے آقا نے جب اپنے چچا سے فدیہ کا مطالبہ کیا تو انہوں نے کہا میں اور کوئی مال نہیں رکھتا کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا چچا

لوگوں سے بھیک مانگے اور لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائے حضور نے فرمایا وہ سونا کہاں ہے جب تم مکہ سے نکل رہے تھے اور اپنی زوجہ ام الفضل کے سپرد کر کے آئے تھے تو انہوں نے کہا آپ کو اس کی خبر کیسے ملی؟ فرمایا مجھے میرے رب نے خبر دی پھر وہ کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صادق ہیں بجز خدا کے سوا کوئی اس سے باخبر نہیں تھا اس کے بعد وہ اسلام لائے اور کہنے لگے "**اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ**" (مدارج النبوۃ اردو جلد دوم ص ۱۶۸)

جنگ موتہ کے سلسلے میں میرے آقا نے فرمایا تھا حضرت زید بن حارثہ کو تمہارا امیر مقرر کرتا ہوں اگر وہ شہید ہو جائیں تو حضرت جعفر بن ابی طالب امیر بنیں اگر جعفر بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ امیر مقرر ہوں اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو مسلمان جس کو چاہیں امیر بنالیں۔

احادیث کریمہ میں آیا ہے کہ جب سپاہ اسلام، لشکر کفار کے ساتھ مقابلہ میں کھڑے ہوئے تو اس وقت حضور اکرم ﷺ مسجد نبوی شریف میں تشریف فرما تھے اور آپ کی نظر مبارک سے حجابات اٹھ گئے تھے اور اہل موتہ کے تمام حالات بچشم خود اس طرح ملاحظہ فرما رہے تھے جس طرح میدان کارزار میں خود تشریف فرما ہو کر معاینہ فرما رہے ہوں اپنے صحابہ سے فرماتے جاتے کہ زید بن حارثہ نے علم اٹھایا اور وہ شہید ہو گئے ان کے بعد حضرت جعفر نے علم لیا وہ بھی شہید ہو گئے ان کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہ نے علم لیا وہ بھی شہید ہو گئے۔ آپ یہ فرماتے جاتے اور آنکھوں سے آنسو

بہاتے جاتے تھے اس کے بعد فرمایا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے یعنی خالد نے علم لیا ہے اوران کے ہی ہاتھ پر فتح حاصل ہوگی۔ (مدارج النبوۃ اردو جلد اول ص ۴۵۹)

چنانچہ نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق صحابہ کو فتح حاصل ہوئی۔ یہ غیب نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

ارباب سیر بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے تبوک سے حضرت خالد بن ولید کو چار سواروں پر امیر بنا کے اکیدر بن عبدالملک نصرانی کی سرکوبی کے لئے بھیجا جو بڑا ملک تھا اور دومۃ کا حاکم تھا حضرت خالد نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے بنی کلاب کے ملک میں بھیج رہے ہیں اور تھوڑی سی جماعت میرے ساتھ کررہے ہیں حضور اکرم نے اپنے زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا وہ وقت قریب ہے کہ تم اسے پہاڑوں اور جنگلوں میں شکار کھیلتا پاؤگے اور جنگ کی زحمت اٹھائے بغیر وہ تمہارے قابو آجائے گا پھر حضرت خالد بموجب فرمان عالی شان روانہ ہوئے یہاں تک کہ دومۃ الجندل کے قلعہ کے قریب پہونچ گئے اکیدر قلعہ میں تھا چاندنی رات انتہائی روشن تھی اور اکیدر بام خانہ پر اپنی بیوی کے ساتھ شراب نوشی میں مشغول تھا اچانک ایک پہاڑی گائے آئی اور قلعہ دیوار سے سر مارنے لگی اس کی بیوی نے اوپر سے دیکھا اور شوہر سے کہا کبھی اتنی روشن رات دیکھی ہے اور کبھی ایسا شکار ہاتھ میں آیا ہے۔ اس نے کہا نہیں؟ اکیدر چونکہ پہاڑی گائے کے شکار کا شوقین تھا بام سے اترا اور گھوڑے پر سوار ہوا اس کا بھائی حسان بھی دیگر چند خادموں کے ساتھ سوار ہوا اور یہ سب شکار کی تلاش میں نکل آئے

حضرت خالد ان کو دیکھ رہے تھے۔ گائے راہ فرار اختیار کی اور اکیدر اس کے تعاقب میں چلا اور خود حضرت خالد کا شکار بن گیا حضرت خالد کے ساتھیوں نے اسے گرفتار کیا اکیدر کے بھائی حسان نے مقابلہ کی ٹھانی بالآخر مارا گیا اور اس کے غلام وخدام بھاگ کر قلعہ میں داخل ہو گئے اور اکیدر پنجۂ تقدیر میں اسیر ہو گیا۔

دیکھا آپ نے جیسا میرے آقا نے فرمایا تھا ایسا ہی ہوا یہ غیب نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ (مدارج النبوۃ ۵۹۳ و تواریخ حبیب الٰہ)

زرارہ بن عمرو نامی ایک شخص تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے سفر میں ایک عجیب خواب دیکھا ہے ''فرمایا'' کیا دیکھا ہے کہا کہ میں نے دیکھا کہ گدھی نے سرخ و سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے حضور اکرم نے فرمایا کیا تو اپنی بیوی کو حاملہ چھوڑ کر آیا ہے انہوں نے کہا ہاں فرمایا اس نے تیرا بچہ جنا ہے اور یہ اس کا رنگ ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ سرخ و سیاہ رنگ کیا ہے فرمایا میرے قریب ہوا اور فرمایا تیرے جسم میں برص کا نشان ہے جسے تو لوگوں سے چھپاتا ہے انہوں نے کہا قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اس بات سے کوئی باخبر نہیں ہے اور اسے بجز آپ کے کوئی نہیں جانتا حقیقت یہی ہے۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم اردو ص ۶۲۸)

غور کریں یہ غیب نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

ایک وفد غامد قبیلے کا آیا یہ دس آدمی تھے اور بقیع غرقد میں جو مدینہ طیبہ کا مقبرہ ہے قیام کیا اور ایک جوان کو جوان میں سب سے کم عمر تھا مال و اسباب کی حفاظت کے

لئے چھوڑا اور خود بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا حضور اکرم نے فرمایا جس شخص کو تم منزل میں حفاظت کے لئے چھوڑ آئے ہو وہ سو گیا ہے چور آیا اور تم میں سے ایک کی زنبیل چرا کر لے گیا پھر وہ جوان اس زنبیل کو ان سے واپس لایا اور اسے اپنی جگہ پر مضبوطی سے رکھ دیا ہے جب یہ لوگ قیام گاہ واپس پہونچے تو حقیقت حال کو ویسا ہی پایا جیسا کہ حضور نے خبر دی تھی وہ کہنے لگے رسول اکرم نے ہمیں اس کی خبر دی تا کہ ہم آپ کی رسالت کی گواہی دیں پھر وہ جوان بھی آ گیا اور ایمان لایا۔

(مدارج النبوۃ جلد دوم ص ۶۳۳) یہ علم غیب نہیں تو اور کیا ہے؟

ایک وفد قبیلہ بجیلہ کا آیا جن کی تعداد ڈیڑھ سو کی تھی ان کے آنے سے پہلے حضور اکرم نے خبر دی کہ تمہارے پاس ایسا شخص آئے گا جس کے چہرہ کو فرشتے نے مسح کیا ہے یہ جریر کے حسن و جمال کی طرف اشارہ ہے گویا کہ ان کے چہرے پر فرشتہ نے ہاتھ پھیرا ہے اور ملا ہے۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم اردو ۶۳۳)

نجران کے نصاریٰ جب مدینہ طیبہ پہونچے اور رسول پاک نے جب مباہلہ کرنے کو کہا اور وہ سب مباہلہ کرنے کو تیار نہیں ہوئے اور اپنے شہروں کی طرف لوٹ گئے حضور اکرم نے رخصت کے وقت اسقف سے فرمایا میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ تو اپنی منزل میں پہونچا ہے اور اپنے کجاوے کے آگے سویا ہے اس کے بعد اٹھا اور کجاوے کو اپنے اونٹ کی پشت پر الٹا باندھا ہے چنانچہ اسقف اپنی منزل پہونچا اور بعد ازاں اٹھ کر غفلت میں اپنے اونٹ پر الٹا کجاوہ رکھا ہے جب وہ صورت حال سے باخبر ہوا تو

حضورا کرم کا پہلے سے اس کی خبر دینا یاد آیا اسی وقت کہنے لگا ''**اشھــد ان مــحــمــدا رسول الله**''۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم اردو ۱۶۵)

حضرت فضالہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز (حالت کفر میں) میرا ارادہ ہوا کہ آپ کو قتل کر دوں آپ خانۂ کعبہ کا طواف کر رہے تھے اور میں اسی ارادے سے آپ کے نزدیک جا پہونچا آپ نے دیکھ کر فرمایا کیا فضالہ ہے میں نے اثبات میں جواب دیا تو دل میں کیسی باتیں لئے پھرتا ہے؟ میں نے عرض کیا کچھ بھی نہیں؟ یہ سن کر آپ مسکرائے اور میرے حق میں دعا کی اس کے بعد اپنا دست اقدس میرے سینے پر رکھ دیا جس سے میرے مضطرب دل کو قرار آ گیا خدا کی قسم ہاتھ ہٹانے سے پہلے مجھے آپ ساری مخلوق سے محبوب ہو گئے تھے۔ (شفاء شریف ج اول ص ۵۳۳)

تاویلات نجمیہ میں ہے'' **یَعْلَمُ مُحَمَّدٌ عَلَیْهِ السَّلَامِ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ مِنَ الامور الْاَوَّلیاتِ قَبْلَ خَلْقِ اللّٰهِ الْخَلَائِقِ**''.

محمد ﷺ جانتے ہیں جو کچھ ان سے پہلے ہوا یعنی وہ امور جو پہلے گذرے جب کہ اللہ تعالیٰ نے ابھی مخلوق کو پیدا ابھی نہیں فرمایا تھا۔ (بحوالہ روح البیان پارہ ۳ مترجم ۲۶)

علوم خمسہ کے متعلق مفسرین کرام کے ارشادات عالیہ:

عارف باللہ ملا احمد جیون تفسیرات احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:

وَلَکَ اَنْ تَقُوْلَ اِنَّ علم هٰذِهِ الْخَمْسَةَ وَ اِنْ کَانَ لاَ یعلمه اِلَّا

اللّٰـه لٰكن يَجوز ان يُّعَلِّمَهَا مَنْ يَّشَاءُ مِنْ محبيه و اولياء ه بقرينةِ قوله تعالىٰ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ عَلىٰ اَنْ يَّكُوْنَ الْخَبِيْر بمعنى الْمُخْبر. (ص ۴۵)

تم کو چاہیئے کہ یہ کہو کہ ان پانچوں کا علم صرف اللہ کو ہے۔ لیکن جائز ہے کہ اللہ عزوجل اپنے محبین اولیاء میں سے جسے چاہے بتا دے اس پر قرینہ اللہ عزوجل کا یہ ارشاد ہے بیشک اللہ جاننے والا ہے اس طرح کہ خبیر معنی میں مخبر کے ہے۔

علوم خمسہ کے متعلق حضرت علامہ ابراہیم بیجوری قدس سرہ کے شرح قصیدہ بردہ کی ایک عبارت ملاحظہ فرمایئے۔

وَلَـمْ يَـخْـرُجْ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا بَعْدَ ان اعلمه الله تعالى لهذه الا مور الخمسة. (ص ۴۷)

اور حضور اقدس ﷺ دنیا سے تشریف نہیں لے گئے مگر اس کے بعد کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ان پانچوں باتوں کا علم عطا فرما دیا۔

مَاالْـمَسْـئوْلُ عَـنْهَـا بِاَعْلَمُ مِنَ السَّائِلِ کے تحت حضرت علامہ عینی و علامہ قسطلانی تحریر فرماتے ہیں " **فَـمَن ادَّعىٰ علم شئيٍ مِنْهَا غير مستندٍ اِلىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ كَا ذِباً فِيْ دَعْوَاهُ**". (عینی جلد اول ۳۳۷، فتح الباری جلد ص ۱۱۴)

جو شخص حضور اقدس ﷺ کی طرف نسبت کئے بغیر ان پانچ چیزوں سے کسی ایک کا دعویٰ کرے کہ (میں جانتا ہوں) وہ جھوٹا ہے۔

یعنی اگر کوئی یہ کہے کہ مجھے ان پانچوں میں سے سب کا یا کسی ایک مثلا قیام

قیامت کا علم حضور اقدس ﷺ کے بلا واسطہ حاصل ہے وہ جھوٹا ہے کا صاف صاف مطلب یہ نکلا کہ اگر کوئی یہ کہے کہ مجھے ان پانچوں کا علم حضور اقدس ﷺ کے واسطے سے ان کے بتانے سے حاصل ہوا وہ سچا ہے۔

تفسیر صاوی میں ہے:

ای من حیث ذاتها و اما باعلام الله العبد فلا مانع منه کالانبیاء و بعض الاولیاء وقال تعالیٰ و لا یحیطون بشیٔ من علمه الا بما شاء وقال تعالیٰ عالم الغیب فلا یظهر علیٰ غیبه احدا الا من ارتضیٰ من رسول قال العلماء الحق انه لم یخرج نبینا من الدنیا حتی اطلعه الله تعالیٰ. (تفسیر صاوی ج ۳ ص ۲۶۰)

یہاں مراد علم ذاتی ہے رہ گئی یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو عطا فرمائے اس سے کچھ مانع نہیں جیسے انبیاء اولیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ کے علم میں سے لوگ اتنا ہی پاتے ہیں جتنا وہ چاہتا ہے اور فرمایا عالم الغیب اپنے پسندیدہ رسولوں کے سوا کسی کو اپنے غیب پر مسلط نہیں فرماتا علما نے فرمایا حق یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مطلع فرما دیا۔ (ان پانچوں پر)

حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کا مادہ پیدائش ماں کے پیٹ میں چالیس دن نطفہ رہتا ہے پھر اسی قدر خون کا بستہ پھر اسی قدر لوتھڑا ’’ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَیْهِ مَلَکاً بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ فَیَکْتَبُ عَمَلَه وَاجَلَه وَرِزْقَه وَشَقِیٌّ

اَوْ سَعِیْدٌ ثُمَّ یَنْفُخُ فِیْهِ الرُّوْح فوَالَّذِیْ لَااِلٰهَ غَیْرَہ'' پھراللہ تعالیٰ ایک فرشتہ چار باتیں بتا کر بھیجا ہے تو وہ فرشتہ اس کے کام اس کی موت اس کا رزق اور بد بخت ہے یا نیک بخت سب لکھ جاتا ہے (مشکوۃ شریف باب القدر فصل اول) کہ یہ کیا کرے گا، کب اور کہاں مرے گا، کیا کیا کھائے گا اور کیا پئے گا اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا یا ایمان بر خیال رہے کہ یہ چیزیں وہ علوم خمسہ ہیں جس کے بارے میں فرمایا گیا''**وعند مفاتیح الغیب**'' یہ فرشتہ بتعلیم الٰہی سارے انسانوں کی یہ ساری چیزیں جانتا ہے۔

مشکوۃ شریف باب القدر فصل ثالث میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے رب سے عرض کیا حضرت داؤد کے بارے میں کہ اے رب ان کی عمر کتنی مقرر فرمائی ہے فرمایا ساٹھ سال۔عرض کیا مولیٰ میری عمر میں سے چالیس سال انہیں بڑھادے، معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبول بندوں کو اپنے خاص علوم عطا فرماتا ہے کیونکہ مقدار عمر علوم خمسہ میں سے ہے جو رب العالمین نے سیدنا آدم کے پوچھنے پر بتادی۔ میرے آقا فرماتے ہیں جب حضرت آدم کی عمر پوری ہوگئی ماسوا چالیس سال کے تو ان کی خدمت میں موت کا فرشتہ حاضر ہوا آدم بولے کیا ابھی میری عمر کے چالیس سال باقی نہیں فرمایا کیا وہ تم اپنے فرزند داؤد کو نہ دے چکے۔اس سے معلوم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی عمر معلوم تھی کہ اتنی ہوگی یہ علوم خمسہ میں سے ہے۔

درمختار شروع کتاب الحج میں ہے''**فُرِضَ الْحَجُّ سَنَةَ تِسْعٍ وَ اِنَّمَا اَخَّرَہُ عَلَیْهِ السَّلَامُ لِعَشَرَ لِعُذْرٍ مَعَ عِلْمِهٖ بِبَقَاءِ حَیَاتِهٖ لِیَکْمُل**

التَّبْلِیْغُ'' حج ۹ھ میں فرض ہوا اور حضور علیہ السلام نے اس کو ۱۰ھ تک مؤخّر فرمایا کسی عذر کی وجہ سے اور حضور علیہ السلام کو اپنی زندگی پاک کے باقی رہنے کا علم بھی تھا تا کہ تبلیغ پوری ہو جائے۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ کو اپنی وفات کی خبر تھی اس کا جاننا بھی علوم خمسہ سے ہے نبی جانتے تھی کہ میری وفات ۹ھ میں نہ ہوگی اسی لئے اس سال حج نہ فرمایا ورنہ حج فرض ہوتے ہی اس کا ادا کرنا ضروری ہے کیوں کہ ہم کو موت کی خبر نہیں۔

☆ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (المتوفی ۴۴ھ/۶۶۴ء) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد میری امت جو کچھ کرے گی مجھے اس کا علم مرحمت فرما دیا گیا ہے لوگ آپس میں خونریزی کریں سے جس کے باعث ان کا حال بھی گزشتہ امتوں جیسا ہوگا، لیکن میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کی شفاعت کا سوال کیا تو اسے قبول فرمالیا گیا ہے۔ (شفاء شریف اردو جلد اول ص ۳۳)

☆ ابوسفیان غزوۂ خندق سے لوٹنے کے بعد اپنی قوم میں بیٹھا تھا کہنے لگا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو مدینہ جائے اور گھات میں لگا رہے تا کہ وہ محمد سے ہمارا انتقام لے کیوں کہ وہ بازاروں میں آتے جاتے ہیں اور تبلیغ رسالت، دوست و دشمن سے بے خوف ہوکر کرتے رہتے ہیں اس پر ایک بدوی کھڑا ہوا اس نے کہا اگر تو میری تقویت کرے تو میں اس کام کو انجام دوں گا چنانچہ میں ایک تیز و برّاں خنجر رکھتا ہوں ایک لحظہ

میں ان کا کام تمام کر دوں گا پھر ابوسفیان نے اس کی سواری کے لئے ایک اونٹ دیا اور زادراہ بھی سپرد کیا اور اسے اس راز کو چھپانے کی نصیحت کی وہ مدینہ کی جانب چل دیا رسول اللہ ﷺ کسی قبیلہ کی مسجد میں تشریف فرما نصیحت میں مشغول تھے وہ بدوی وہاں تک پہنچ گیا اس نے کہا ''یہ عبدالمطلب ہیں'' حضور نے فرمایا یہ وہ شخص ہے جو میری حلاکت کا در پے ہے اور فرمایا سچ بول! کیوں کہ سچائی ہی تجھے چھڑا سکتی ہے اس پر اس نے ساری حقیقت حال بیان کر دی حضور نے اسے امان دے کر فرمایا (جا) جہاں تیرا جی چاہے اس بدوی نے کہا ''**اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد انک رسول اللہ**'' اس کے بعد اس نے کہا یارسول اللہ جب میں نے آپ کو دیکھا تو میرا طائرِ عقل پرواز کر گیا اور میرا جسم لرزنے لگا اور کانپنے لگا کہ کوئی بھی میرے دلی ارادے سے واقف نہیں تھا بجز میرے اور ابوسفیان کے اور میں نے سمجھ لیا کہ ابوسفیان کی جنگ اور شیطان کی جنگ سے آپ کا محافظ ونگہبان خدا ہے وہ بدوی یہ باتیں کہتا جاتا تھا اور حضور تبسم فرماتے جاتے تھے۔ (اردو مدارج النبوۃ جلد دوم ص۳۰۳)

☆ ارباب سیر بیان کرتے ہیں کہ روز فتح ایک صحابی عکرمہ کے ہاتھ سے شہید ہوئے جب اس کی خبر حضور کو پہونچی تو تبسم فرمایا صحابہ نے متبسم ہونے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا عالم غیب میں میں ایسا دیکھ رہا ہوں کہ یہ مقتول اپنے قاتل عکرمہ کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے دونوں جنت میں ٹہل رہے ہیں۔ (اردو مدارج النبوۃ جلد دوم ص۴۹۷)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے

اپنی وفات سے ایک مہینہ پہلے ہمیں اپنی وفات کی خبر دی۔ (اردو مدارج النبوۃ جلد دوم ص ۶۹۷)

روایتوں میں آیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی علالت سے پہلے لوگوں کو اپنی وفات کی خبر دیدی تھی۔ (اردو مدارج النبوۃ جلد دوم ص ۷۴۸)

مسلم میں حضرت حذیفہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے قیامت تک تمام ہونے والے واقعات وحوادثات اور تمام فتنوں کی خبر دی ہے۔ (جلد دوم ص ۹۵۳)

☆ روح کے بارے میں ہے کہ **"جل منصب النبی ﷺ و هو حبیب الله و سید خلقه ان یکون غیر عالم بالروح و کیف و قد من الله علیه بقوله و علمک مالم تکن تعلم و کان فضل الله علیک عظیما و قد قال اکثر العلماء لیس فی الآیة دلیل علیٰ ان الروح لا یعلم و ان النبی ﷺ لم یکن یعلمها"(عینی جلد دوم ص ۲۰۱)**

☆ (بحوالہ نزہۃ القاری جلد اول ص ۴۳۲) نبی کا منصب بہت جلیل ہے وہ اللہ کے حبیب اور تمام مخلوق کے سردار ہیں پھر یہ کیسے ممکن کہ وہ روح کو نہ جانتے روح کو کیسے نہیں جانیں گے حالانکہ اللہ عزوجل نے اس ارشاد سے ان پر احسان یاد دلایا ہے کہ آپ جو کچھ نہیں جانتے تھے ہم نے وہ سب آپ کو سکھلا دیا اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے اکثر علما نے فرمایا اس آیت میں اس پر کوئی دلیل نہیں کہ روح کو کوئی نہیں جانتا اور نہ اس پر ہے کہ نبی ﷺ روح کو نہیں جانتے تھے۔

☆قصیدہ بردہ شریف میں ہے:

و کلهم من رسول الله ملتمس　　غرفا من البحر او رشفا من الديم
وواقفون　لديه عند حدهم　　من نقطة العلم او من شكلة الحكم

اور تمام پیغمبران عظام علٰی نبینا وعلیہم السلام حضور علیہ السلام کے دریائے معرفت اور باران رحمت سے پانی کے چلو یا قطرہ آب کی درخواست کرتے ہیں۔

اور تمام رسل کرام علٰی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام حضور کی بارگاہ میں اپنی اپنی حد پر اسی طرح کھڑے ہیں جیسے نقطہ اور اعراب اپنی جگہ پر متمکن ہوتے ہیں اور حد سے متجاوز نہیں ہوتے۔

شرح اشعار مذکورہ۔ کائنات کے علوم اگر چہ کثیر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے بمنزلہ ایک قطرہ کے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے علوم سے حصول کا مرکز حضرت محمد ﷺ ہیں اس لئے ہر نبی وولی اپنی قابلیت واستعداد کے مطابق حضور پاک ﷺ سے حاصل کر رہا ہے کسی کو حق نہیں کہ وہ حضور پاک ﷺ سے آگے بڑھے یا ان سے پہلے کچھ حاصل کر سکے۔　(اردو روح البیان جلد۳ص ۲۷)

اختیار اور علم غیب نبوی ﷺ:

حضور ﷺ نے جب مکتوب گرامی کسریٰ فارس کے بادشاہ کے نام لکھا لیکن اس بدبخت نے حضور ﷺ کا مکتوب گرامی پھاڑ ڈالا اور قاصد کو واپس لوٹا دیا بلکہ قتل کی بھی دھمکیاں دی گئیں حضور ﷺ نے کسریٰ کی بدخلقی سے کبیدہ خاطر ہو کو بددعا فرمائی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے قیامت کے لئے ان کا ملک پھاڑ ڈالا یعنی قیامت تک ان کی بادشاہی قائم نہیں ہو سکے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔　(اردو روح البیان جلد۳ص ۴ ۲۷)

☆☆☆

﴿حضرت معاذ اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم﴾

قربان جایئے غیب داں رسول کے فرمان پاک پر، میرے آقا ارشاد فرماتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ''یَا مَعَاذُ اِنَّکَ عَسَا اَنْ لَّا تُلْقَانِیْ بَعْدَ عَامِیْ ھٰذَا وَلَعَلَّکَ اَنْ تَمُرُّ بِمَسْجِدِیْ ھٰذَا وَ قَبْرِیْ فَبَکیٰ مَعَاذُ جَشَعًا لِفِرَاقِ رِسُوْلِ اللّٰہِ ''

اے معاذ! اب تم اس سال کے بعد مجھ سے نہ مل سکو گے (یعنی وصال ہو جائے گا) اور شاید اب تم میری مسجد اور قبر پر ہی گزرو گے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یہ بات سن کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق کے غم میں رونے لگے۔

میرے آقا ارشاد فرماتے ہیں'' اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ کَانُوْا وَحَیْثُ کَانُوْا ''

بیشک مجھ سے لوگوں میں زیادہ قریب متقی ہیں وہ کوئی بھی ہوں اور کہیں بھی ہوں۔ (مسند امام احمد)

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان مقدس کو پڑھیں اور غور کریں کہ اے معاذ! اب تم اس سال کے بعد مجھ سے نہ مل سکو گے اس فرمان عالی سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی وفات کے بارے میں معلوم تھا اور یہ بھی معلوم تھا کہ حضرت معاذ زندہ رہیں گے جبھی تو ارشاد فرماتے ہیں کہ تم میری قبر سے گزرو گے۔ گویا تم اس وقت تک بقید حیات ہی ہو گئے۔

☆☆☆